

پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت
شیخ طریقت، امیر اہلسنت، ہائی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رحمہ اللہ کی حیات مبارکہ کے روشن اوراق



تذکرہ امیر اہلسنت رحمہ اللہ

قسط 4

شوقِ علمِ دین

www.sirat-e-mustaqeem.com

- 26 امیر اہلسنتؒ کا اندازِ خطاطی
- 7 علم دین سیکنا فرض ہے
- 34 ادب کی 3 حکایات
- 13 کیا سند یافتہ ہی عالم ہوتا ہے؟
- 38 امیر اہلسنتؒ کی وسعت علمی
- 25 امیر اہلسنتؒ نے علم دین کیسے حاصل کیا؟

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

ہمیں امیرِ اہلسنت سے پیار ہے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب، حبیبِ لیب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں ایسے عظیم الشان اوصاف و کمالات سے نوازا

ہے کہ فی زمانہ اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے

بچپن کو دیکھئے تو دل چل جائے گا کہ کاش میرا بچپن بھی اسی طرح تقویٰ و پرہیزگاری

سے مزیّن ہوتا، جوانی کا عالم دیکھنے والے پکار اٹھے کہ جوان ہو تو ایسا! موجودہ

طرزِ زندگی تو ایسا عروج پر ہے کہ جس نے دیکھا اُس کے دل میں یہ خواہش جاگی

کہ کاش! میں بھی ایسا بن جاؤں۔ بطور بیٹا، باپ، بھائی، مُرید، پیر، عالم، مبلغ،

مصنف، نعت گو شاعر الغرض جس حیثیت میں بھی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی

ذاتِ مبارکہ کا مشاہدہ کیا جائے تو اسلافِ کرام رحمہم اللہ السلام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

اور دل جوشِ عقیدت سے جھوم اٹھتا ہے اور زبان اس کی تڑجُمانی یوں کرتی ہے کہ

”مجھے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے پیار ہے۔“

”تذکرہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ“ کی اب تک 3 قسطیں عوام و خواص

میں پہنچ کر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پندرھویں صدی

کی وہ عظیم علمی و روحانی شخصیت ہیں جنہوں نے اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کے خاص کرم کی بدولت علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی گھاؤں کو دور کر دیا، سنتوں کی

بہاریں عام کر کے بے راہ روی کی چلتی آندھیوں کا زور توڑ دیا، حیا داری کے پُر اثر درس

کے ذریعے بے حیائی کے دریاؤں کا رخ موڑ دیا، لاکھوں مسلمانوں کو آپ دامت برکاتہم

العالیہ کی مخلصانہ کاوشوں کی برکت سے توبہ کی سعادت ملی اور وہ اپنی آخرت سنوارنے کی

کوشش میں لگ گئے۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی ذات اتنی عظیم ہے کہ ہم ان کی

شخصیت کو کامل طور پر سمجھنے اور بیان کرنے کا دعویٰ خواب میں تو کر سکتے ہیں، عالم بیداری

میں نہیں، لہذا آپ کے ہاتھوں میں موجود ”تذکرہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ“ آپ کی

حیاتِ مقدّسہ کی جھلکیاں تو پیش کرتا ہے، مکمل عکاسی بہت دُشوار ہے۔ اب

”تذکرہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ“ کی چوتھی قسط بنام ”شوقِ علمِ دین“ آپ

کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ اس رسالے کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ امیر اہلسنت

دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر و بیان اور گفتگو میں علم کا جو وسیع سمندر ٹھاٹھیں مارتا دکھائی دیتا

ہے، اس کی ایک وجہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کا شوقِ مطالعہ بھی ہے۔

مَدَنی التجاء : حسبِ سابق اس قسط میں بھی ہم نے بعدِ تحقیق سچ پیش کرنے کی کوشش کی ہے سنی سنائی پر انحصار نہیں کیا، اگرچہ اس تحریر میں آپ کو عقیدت و محبت کی خوشبو محسوس ہوگی! اور یہ فطری بات ہے کیونکہ لگاؤ و عقیدت سے بالاتر ہو کر سوانح لکھنے کا مطالبہ ہوا میں درخت اُگانے کے مترادف ہے کیونکہ شخصیت نگاری اسی وقت ممکن ہے جب کوئی اُس شخصیت کی تہہ میں اُتر جائے اور اُترنے کے لئے لگاؤ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بہر حال ہم محض بشر ہیں خطا سے پاک نہیں، پھر کمپوزنگ کی غلطی بھی ممکن ہے، اس لئے درخواست ہے کہ اگر آپ کو ان رسائل میں کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو اپنے نام و پتے کے ساتھ تحریری طور پر ہماری اصلاح فرما دیجئے۔ اور اگر کسی کو اس تذکرے میں شامل حالات و واقعات کے بارے میں مزید معلومات ہوں یا کوئی مشورہ دینا چاہیں تو وہ بھی سرورق کی پشت پر لکھے ہوئے فون نمبر پر یا بذریعہ ڈاک یا برقی ڈاک (E.MAIL) رابطہ فرمائیں۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِين** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ امیر اہلسنت (دامت برکاتُہم العالیہ) مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (دعوتِ اسلامی)

30 جُمادٰی الثَّوٰحِی 1430ھ، 24 جون 2009ء

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

فہرس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
26	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کا کتاب گھر	5	دُرود شریف کی فضیلت
26	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کا انداز مطالعہ	5	علم دین سیکھنے میں مصروف ہو جاؤ
27	مطالعہ کرنے کے 18 مدنی پھول	6	گناہوں کی بخشش
31	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کا شوق مطالعہ	7	علم دین سیکھنا فرض ہے
32	مدنی انعامات اور مطالعہ	8	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کا ایک مکتوب
34	دینی کتاب کا ادب	10	ہماری حالت زار
35	کیڑا ہٹا دیا	12	حصولِ علم کے ذرائع
36	ادب کا انوکھا تقاضا	12	عالم کسے کہتے ہیں؟
37	دینی مسائل پر آپ کا عبور	13	کیا سند یافتہ ہی عالم ہوتا ہے؟
38	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی وسعت علمی	13	فیضیت کے انمول موتی
39	مسائل تصوف	15	یوگان دین علیہم رحمۃ اللہ البین کا شوق علم
39	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی علمی گفتگو	16	حضرت ابوالیوب انصاری رحمہ اللہ کا شوق علم
41	مسائل پر گہری نظر	17	امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم
41	اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی کی تصانیف کا مطالعہ	17	حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم
42	عالم نیت	18	حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم
43	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی مرتب کردہ	19	امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم
43	نیتوں کی فہرست	20	حضرت شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم
45	ترغیب کا مدنی انداز	21	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم
47	مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے	22	محمد ث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم
48	بہار فارم	23	امیر اہلسنت مدظلہ العالی کا شوق علم
49	مدنی مشورہ	25	امیر اہلسنت مدظلہ العالی نے علم دین کیسے حاصل کیا؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود شریف کی فضیلت

سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ ، خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، جنابِ رحمۃِ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جو مجھ پر شپِ مُجْعَہ اور مُجْعَہ کے روز سوبار دُرود
شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی سوحا جتیں پوری فرمائے گا۔“

(جامع الاحادیث للسیوطی، الحدیث ۷۳۷۷، ج ۳، ص ۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم دین سیکھنے میں مصروف ہو جاؤ

حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اپنی مایہ ناز تفسیر
”تفسیر کبیر“ میں اس آیت ”وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا“ (ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ تعالیٰ
نے آدم کو تمام نام سکھائے۔ (پ ۱، البقرة: ۳۱)) کے تحت لکھتے ہیں: سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محو گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی
کہ اس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عُضْر کا تھا۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب یہ بات اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتائی تو انہوں نے مُضْطَرِب ہو کر اَلْتَجَاکِ: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔“ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا اِنْتِقَال ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر علم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُسی کا حَلْم ارشاد فرماتے۔ (تفسیر کبیر، ج ۱، ص ۴۱۰)

اَللّٰهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ کَیْ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اَنْ کَی صَدَقَہِ ہِمَارِی مَغْفِرَتِ هُو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

گناہوں کی بخشش

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے

کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”جو بندہ علم کی جستجو میں جوئے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے

ہی اُس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(المعجم الاوسط، باب المیم، الحدیث: ۵۷۲۲، ج ۴، ص ۴۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے

اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ جو خوش نصیب مسلمان علم دین سیکھتا ہے اُس پر

رحمتِ خداوندی کی چھماچھم برسات ہوتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں یہ مضامین

موجود ہیں کہ جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے

جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالبِ علم کی خوشنودی

حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و

زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی

ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت

ستاروں پر، اور علماء، انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث و جانشین ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِلْمِ دین سیکھنا فرض ہے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ

لَوْلَا كَ، سَيَّاحِ افْلَاكٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ”طَلَبُ الْعِلْمِ

فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔“

(شعب الإيمان، باب في طلب العلم، الحديث: ۱۶۶۵، ج ۲، ص ۵۴)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان مرد و عورت پر علم سیکھنا فرض ہے،

(یہاں) علم سے بقدرِ ضرورت شرعی مسائل مراد ہیں لہذا روزے نماز کے مسائل

ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر،

تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے پر عین

فرض ہیں لیکن دین کا پورا عالم بننا فرضِ کفایہ کہ اگر شہر میں ایک نے ادا کر دیا تو

سب بری ہو گئے۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۲۰۲)

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا ایک مکتوب

شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ”بیٹھے بیٹھے

اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل صرف و صرف دنیاوی علوم ہی کی طرف ہماری

اکثریت کا رجحان ہے۔ علمِ دین کی طرف بہت ہی کم میلان ہے۔ حدیثِ پاک

میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ** یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) اس حدیث پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے جو کچھ فرمایا، اس کا آسان لفظوں میں مختصر اُخلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اولین و اہم ترین فرض یہ ہے کہ بُیادِ عقائد کا علم حاصل کرے۔ جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے انکار و مخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مسائلِ نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مُفسدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر **جَبَرَمَضانُ الْمَبَارَكِ** کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالِکِ نصاب نامی (یعنی حقیقہً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحبِ استطاعت ہو تو مسائلِ حج، نکاح کرنا چاہے تو اس کے ضروری مسائل، تاجر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (وزمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، ملازم بننے اور ملازم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وَ عَلَى هَذَا الْقِيَاسِ (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل

دوبالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قلبیہ (باطنی فرائض) مثلاً عاجزی و اخلاص اور توکل وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تَکَبُّر، ریاکاری، حسد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳، ص ۶۲۳، ۶۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہماری حالت زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا شرعی احکام سے معلوم ہوا کہ علمِ

دین حاصل کرنا محض چند افراد کی ذمہ داری نہیں بلکہ اپنی موجودہ حالت کے مطابق مسائل سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے مگر افسوس آج کا مسلمان زندگی کی خُرو و رتوں، سہوَتوں اور آسائشوں کے حُصول میں اتنا گم ہو گیا کہ اُس کے پاس علمِ دین سیکھنے کا وقت ہی نہیں۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ سالہا سال سے نماز پڑھنے والے کو وضو کا صحیح طریقہ تک نہیں آتا، یا وہ نماز میں ایسی غلطیوں کا عادی ہو چکا ہوتا ہے جن سے

نماز ٹوٹ جاتی ہے، کسی کی قراءت دُرست نہیں تو کسی کا سجدہ غلط ہے! کئی کئی حج کرنے والے کوچ کے مسائل معلوم نہیں ہوتے! برسوں سے رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے والے کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ شرعی اعتبار سے سَحَری کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ یہ تو عبادات کا حال ہے، جہاں تک مُعاملات مثلاً خرید و فروخت، نکاح و طلاق، اُجرت دے کر کوئی کام کروانے کا تعلق ہے تو علمِ دین سے محرومی کے باوجود کوئی بھی کام کرتے وقت عُموماً اُسکی شرعی حیثیت معلوم ہی نہیں کی جاتی کہ ہم جو کچھ کرنے جارہے ہیں وہ جائز ہے یا ناجائز؟ عقائد کا معاملہ سب سے زیادہ نازک ہے کہ ہماری اکثریت تشویش کی حد تک اپنے عقائد کی تفصیل سے لاعلم ہے جس کی وجہ سے ایسے کلمات بھی بول دیئے جاتے ہیں جنہیں علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہوتا ہے۔ الغرض جہالت کا ایک طوفان برپا ہے، جھوٹ، غیبت، پُچھلی، امانت میں خیانت، والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کو بلاوجہ شرعی اذیت دینا، بغض و کینہ، تگبیر، حسد جیسے کتنے ہی ایسے مہلکات (مہلکات) ہیں جن کے

دینہ

۱۔ کفریہ کلمات کی معلومات کے لئے امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے رسالہ ”اٹھائیس کلمات کفر“ کا مطالعہ فرمائیے۔

مسائل کا سیکھنا فرض ہے مگر مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو ان کی تعریفات تک نہیں معلوم! ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ علمِ دین سیکھنے کی خود بھی کوشش کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُصُولِ عِلْمِ کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کے حُصُول کے لئے مُتَعَدِّذِ ذرائع ہیں

مثلاً (۱) کسی دارُالعلوم یا جامعہ کے شعبہٴ دُرُسِ نظامی میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کرنا (۲) علمائے کرام کی صُجْبَت میں رہ کر علم سیکھنا (۳) دینی کتب کا مطالعہ کرنا (۴) علمائے کرام کے بیانات سننا، وغیرہ۔ ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی قَدْر ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

عالم کسے کہتے ہیں؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل

کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ کے صَفَحہ 58 پر ہے کہ اعلیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مُجِدِّ دین و ملت شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے فرمایا: ”عالم کی یہ تعریف

ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُسْتَقِل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے (مزید فرماتے ہیں کہ) صرف کُتبِ یمنی (یعنی کتابیں پڑھنا) کافی نہیں بلکہ علمِ اُنوٰہِ رجال سے (یعنی علمِ والوں سے گفتگو کر کے) بھی حاصل ہوتا ہے۔“

کیا سَنَدِ یافْتہ ہی عَالِمِ ہوتا ہے؟

امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں ”سند کوئی چیز نہیں، بہتیرے سَنَدِ یافْتہ محض بے بہرہ (یعنی بے علم) ہوتے ہیں اور جنہوں نے (باقاعدہ) سَنَد نہ لی ان کی شاگردی کی لیاقت (یعنی صلاحیت) بھی ان سَنَدِ یافتوں میں نہیں ہوتی، عِلْم ہونا چاہیے، الخ.....“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۸۳)

مذکورہ بالا فرمان سے معلوم ہوا کہ باقاعدہ طور پر کسی دارِ العلوم میں داخلہ لے کر درسِ نظامی (یعنی عالمِ کورس) کا کورس مکمل کر کے سندِ فراغت حاصل کرنا عالم ہونے کے لئے شَرَط نہیں۔

نصیحت کے اَنمول موتی

مدائِس و جامعات کے سند یافتگان کو بھی صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ

حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نصیحت کے انمول موتی عنایت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: دوسری مثال جاہل مفتی (کی) ہے کہ لوگوں کو غلط فتوے دے کر خود بھی گمراہ و گنہگار ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی کرتا ہے۔ طیب ہی کی طرح آج کل مولوی بھی ہو رہے ہیں کہ جو کچھ اس زمانہ میں مدارس میں تعلیم ہے وہ ظاہر ہے! اول تو درسِ نظامی جو ہندوستان کے مدارس میں عموماً جاری ہے اُس کی تکمیل کرنے والے بھی بہت قلیل افراد ہوتے ہیں عموماً کچھ معمولی طور پر پڑھ کر سند حاصل کر لیتے ہیں اور اگر پورا درس بھی پڑھا تو اس پڑھنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اب اتنی استعداد ہوگئی کہ کتابیں دیکھ کر محنت کر کے علم حاصل کر سکتا ہے ورنہ درسِ نظامی میں دینیات کی جتنی تعلیم ہے ظاہر کہ اس کے ذریعہ سے کتنے مسائل پر عبور ہو سکتا ہے مگر ان میں اکثر کو اتنا بیباک پایا گیا ہے کہ اگر کسی نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو یہ کہنا ہی نہیں جانتے کہ مجھے معلوم نہیں یا کتاب دیکھ کر بتاؤں گا کہ اس میں وہ اپنی توہین جانتے ہیں اُنکل پچو جی میں جو آیا کہہ دیا۔ صحابہ کبار و ائمہ اعلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی زندگی کی طرف اگر نظر کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ باوجود زبردست پایہ اجتہاد رکھنے کے بھی وہ کبھی ایسی جرأت نہیں کرتے تھے جو بات نہ معلوم ہوتی اُس کی نسبت صاف

فرمادیا کرتے کہ مجھے معلوم نہیں۔ اِن نو آموز مولویوں کو ہم خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ تکمیلِ درسِ نظامی کے بعد فقہ و اصول و کلام و حدیث و تفسیر کا بکثرت مطالعہ کریں اور دین کے مسائل میں بَسَّارَت نہ کریں جو کچھ دین کی باتیں اِن پُر مُنْكَشِف و واضح ہو جائیں اُن کو بیان کریں اور جہاں اشکال پیدا ہو اُس میں کامل غور و فکر کریں خود واضح نہ ہو تو دوسروں کی طرف رُجوع کریں کہ علم کی بات پوچھنے میں کبھی عار نہ کرنا چاہئے۔^۱

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، حجر کا بیان، ص ۱۴ مکتبہ رضویہ)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی صدر الشریعہ پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ امین کا شوقِ علم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو

دُشواریاں منزل تک پہنچنے میں رُکاوٹ نہیں بنتیں۔ ہمارے بزرگانِ دین

رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمُؤْمِن بڑے ذوق و شوق اور لگن کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا کرتے

مدینہ

۱: اس موضوع پر مزید تفصیلات جاننے کے لئے فتاویٰ اہلسنت حصہ 8 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے۔

تھے، بطورِ ترغیب چند حکایات ملاحظہ کیجئے:

(1) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوقِ علم

حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینۃ المُنَوَّرَہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے مصر کا سفر محض اس لیے اختیار کیا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنیں چنانچہ یہ وہاں پہنچے اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استقبال کیا تو فرمانے لگے: میں ایک حدیث کے لیے آیا ہوں، جس کے سننے میں اب تمہارے سوا کوئی باقی نہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس کسی نے مومن کی ایک برائی چھپائی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث سنتے ہی اپنے اُونٹ کی طرف بڑھے اور ایک لمحہ ٹھہرے بغیر مدینے واپس چلے گئے۔

(المسند للامام احمد، باب حدیث عقبہ بن عامر، الحدیث ۱۷۳۹۶، ج ۶، ص ۱۳۷ دارالفکر بیروت)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) امام مسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا شوقِ علم

ایک دن کسی علمی مجلس میں حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ”مسلم شریف“ کے مؤلف امام مسلم بن حجاج قشیری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کسی حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے گھر آ کر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کر دی۔ قریب ہی کھجوروں کا ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا۔ آپ حدیث کی تلاش کے دوران ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے۔ دورانِ مطالعہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استغراق اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی جانب آپ کی توجہ نہ ہو سکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا۔ غیر ارادی طور پر اتنی زیادہ کھجوریں کھا لینے کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے اور اسی مرض میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

(تہذیب التہذیب، ج ۸، ص ۵۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ وَأَنْ يَكْفُرَ هُمَا

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(3) حضرت ضحاک علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کا شوقِ علم

حضرت سیدنا ضحاک بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کا لقب ”نبیل“ ہے، اس

لقب کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن امام ابن جُرتج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی درسگاہ میں احادیث کی سماعت اور کتابت کر رہے تھے کہ اتنے میں سڑک پر ایک ہاتھی گزرا۔ تمام طلبہ درس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے مگر یہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے امام ابن جرتج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ ضحاک تم ہاتھی دیکھنے کیوں نہیں گئے! آپ نے عرض کیا: ”حضور! ہاتھی آپ کی صحبت سے بڑھ کر نہیں، ہاتھی تو پھر بھی دیکھ لیں گے مگر حضور کا حلقہٴ درس پھر کہاں ملے گا!“ یہ جواب سن کر امام ابن جرتج نے فرمایا کہ اَنْتَ

النَّبیل یعنی تم نبیل (بہت شاندار) ہو۔ (تہذیب التہذیب، ج ۴ ص ۷۹ دار الفکر بیروت)

اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ كُنْ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اَنْ كے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) حافظ الحدیث علیہ رحمۃ اللہ الحبیب کا شوقِ علم

حافظ الحدیث ”حجاج بغدادی“ علیہ رحمۃ اللہ الہادی جب حضرت شبابہ محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں علمِ حدیث پڑھنے کے لئے جانے لگے تو ان کی کُل پونجی اتنی ہی تھی کہ اُن کی غریب ماں نے ایک سو ”کلچے“ پکا دیئے تھے جن کو وہ ایک مٹی کے گھڑے میں بھر کر اپنے ساتھ لے گئے روٹیاں تو ماں نے پکا دی تھیں ہونہار

طالب العلم نے سالن کا خود انتظام کر لیا اور سالن بھی اتنا کثیر و لطیف کہ سینکڑوں برس گزر جانے کے باوجود کم نہیں ہوا اور ہمیشہ تازہ ہی رہا اور وہ کیا!! دریائے دجلہ کا پانی، روزانہ یہ ایک کچہ دریا کے پانی میں تر کر کے کھا لیتے اور شبانہ روز انتہائی محنت کے ساتھ سبق پڑھتے یہاں تک کہ جب کچے ختم ہو گئے تو مجبوراً اُستاذ کی درس گاہ کو

خیر باد کہنا پڑا۔“ (تاریخ بغداد، ج ۸ ص ۲۳۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللّٰهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ هِيْ اَنْ يَّرَحِمْتَ هُوَ اَوْرَ اَنْ يَّعْصِيَهُ هُمَا رِيْ هِمَا رِيْ مَغْفِرَتِ هُوَ

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) امام محمد شیبانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا شوقِ علم

امام محمد شیبانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہمیشہ شب بیداری فرمایا کرتے تھے اور آپ کے

پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فن سے اکتا جاتے تو دوسرے فن

کے مطالعے میں لگ جاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا

کرتے تھے جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو پانی کے چھینٹے دے کر نیند کو دور فرماتے اور

فرمایا کرتے تھے کہ نیند گرمی سے ہے لہذا ٹھنڈے پانی سے دور کرو۔ (تعلیم المتعلم)

طریق التعلیم، ۱۰) آپ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ رات کے تین حصے کرتے، ایک

حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مجھے اپنے والد کی میراث میں سے تیس ہزار درہم ملے تھے ان میں سے پندرہ ہزار میں نے علمِ نحو، شعر و ادب اور لغت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل میں خرچ کیا اور پندرہ ہزار حدیث و فقہ کی تکمیل پر۔“

(تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۱۷۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اَللّٰهُمَّ غُفِّرْ لِحَقِّ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[6] حضرت شاہ عبدالحق دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا شوقِ علم

مُحَقِّق عَلٰی الْاِطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِیْنَ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق

مُحَدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کُتُبِ بنی کا حال بتاتے ہوئے ارشاد

فرماتے ہیں: ”مطالعہ کرنا میرا شب و روز کا مشغلہ تھا۔ بچپن ہی سے میرا یہ حال تھا

کہ میں نہیں جانتا تھا کہ کھیل کود کیا ہے؟ آرام و آسائش کے کیا معانی ہیں؟ سیر کیا

ہوتی ہے؟ بارہا ایسا ہوا کہ مطالعہ کرتے کرتے آدھی رات ہوگئی تو والدِ محترم سمجھاتے

”بابا! کیا کرتے ہو؟“ یہ سنتے ہی میں فوراً لیٹ جاتا اور جواب دیتا: ”سونے لگا

ہوں۔“ پھر جب کچھ دیر گزر جاتی تو اٹھ بیٹھتا اور پھر سے مطالعے میں مصروف ہو جاتا۔ بسا اوقات یوں بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ سر کے بال اور عمامہ وغیرہ چراغ سے چھو کر جھلس جاتے لیکن مطالعہ میں مگن ہونے کی وجہ سے پتانا نہ چلتا۔“

(اشعۃ الممعات، جلد اول، مقدمہ، ص ۷۲، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ كِيْ اَنْ يَّرَحِمْتَ هُوَ اَوْر اَنْ كِيْ صَدَقَہٗ ہِمَارِی مَغْفِرَتِ هُو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(7) اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کا شوقِ علم

اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے شوقِ

مطالعہ اور ذہانت کا بچپن ہی میں یہ عالم تھا کہ اُستاد سے کبھی چوتھائی کتاب سے

زیادہ نہیں پڑھی بلکہ چوتھائی کتاب استاذ سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خود

مطالعہ کرتے اور یاد کر کے سنا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح دو جلدوں پر مشتمل

الْعُقُوْدُ الدَّرِیَّہ جیسی ضخیم کتاب فقط ایک رات میں مطالعہ فرمائی۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۷۰، ۲۱۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ كِيْ اَنْ يَّرَحِمْتَ هُوَ اَوْر اَنْ كِيْ صَدَقَہٗ ہِمَارِی مَغْفِرَتِ هُو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(8) محدثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا شوقِ علم

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیتے۔ جب آپ منظرِ الاسلام بریلی شریف میں زیرِ تعلیم تھے تو ساتھی طلبہ کے سو جانے کے بعد بھی محلہ سوداگران میں لگی لالٹین کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔

(سیرت صدر الشریعہ، ص ۲۰۱، مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

اَللّٰهُمَّ غَرِّوْا جَلَّ كَسٰی اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اَنْ كَسٰی هَمَارِی مَغْفِرَتِ هُو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ چند حکایاتِ حصولِ برکت کے لئے پیش کی گئی

ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اکابرین علیہم رحمۃ اللہ الہمین وقت کی دولت کو سامان

آخرت بالخصوص علمِ دین کے انمول ہیروں کی خریداری میں صرف کیا کرتے تھے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا شوقِ علم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 52 صفحات پر مشتمل رسالے، ”تذکرہ صدر الشریعہ“ کے صفحہ 2 پر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے قیام سے بہت پہلے میرے عہدِ طفولیت (یعنی بچپن یا لڑکپن) کا واقعہ ہے۔ جب ہم باب المدینہ کے اندر گونگلی، اولڈ ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے، محلّے میں بادامی مسجد تھی جو کہ کافی آباد تھی، پیشِ امام صاحبِ بیٹ پیارے عالم تھے، روزانہ نمازِ عشاء کے بعد نماز کے دو ایک مسائل بیان فرمایا کرتے تھے (کاش! ہر امامِ مسجد روزانہ کم از کم کسی ایک نماز کے بعد اسی طرح کیا کرے) جس سے کافی سیکھنے کو ملتا تھا۔ ایک دن میں اپنے بڑے بھائی جان (مرحوم) کے ساتھ غالباً نمازِ ظہر اسی بادامی مسجد میں ادا کر کے باہر نکلا تھا، پیشِ امام صاحبِ فارغ ہو کر مسجد کے باہر تشریف لا چکے تھے۔ کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا ہوگا اس پر انہوں نے کسی کو حکم فرمایا: بہارِ شریعت لے آؤ۔ چنانچہ ایک کتاب ان کے ہاتھوں میں دی گئی اُس پر جلی حُرُوف سے

بہارِ شریعت لکھا تھا، سرِ وَرَق پر سورج کی کرنوں کے مُشابہ خوبصورت دھاریاں بنی ہوئی تھیں، امام صاحب نے وَرَق گردانی شروع کی، مجھے اُس وقت خاص پڑھنا تو آتا نہیں تھا۔ جگہ جگہ جلی جلی حُرُوف میں لفظِ مسئلہ لکھا تھا، چونکہ مسائل سُن کر بہت سُکون ملتا تھا اس لئے میرے منہ میں پانی آ رہا تھا کہ کاش! یہ کتاب مجھے حاصل ہو جاتی! لیکن نہ میں نے مذہبی کتابوں کی کوئی دکان دیکھی تھی نہ ہی یہ شعور تھا کہ یہ کتاب خریدی بھی جاسکتی ہے، خیر اگر مَوَلِ ملت بھی تو میں کہاں سے خریدتا! اتنے پیسے کس کے پاس ہوتے تھے! بہر حال بہارِ شریعت مجھے یاد رہ گئی اور آخر کار وہ دن بھی آ ہی گیا کہ اَللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے میں بہارِ شریعت خریدنے کے قابل ہو گیا۔ اُن دنوں مکمل بہارِ شریعت (دو جلدوں میں) کا ہدیہ پاکستانی 32 روپیہ تھا جبکہ بغیر جلد کی 28 روپیہ۔ چنانچہ میں نے مکمل بہارِ شریعت (غیر جلد) 28 روپے میں خریدنے کی سعادت حاصل کی۔ اُس وقت بہارِ شریعت کے 17 حصے تھے البتہ اب 20 ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بہارِ شریعت سے وہ فیوض و برکات حاصل کئے کہ بیان سے باہر ہیں، مجھے اس کتاب کی برکات سے معلومات کا وہ انمول خزانہ ہاتھ آیا کہ میں آج تک اس کے گُن گاتا ہوں۔

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے علم دین کیسے حاصل کیا؟

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے مطالعہ

کتب اور صحبتِ علماء کے ذریعے کو اختیار فرمایا۔ اس سلسلے میں آپ دامت برکاتہم العالیہ

نے سب سے زیادہ استفادہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری

رَضَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ دامت برکاتہم العالیہ

مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبتِ بابرکت سے مستفیض ہوتے رہے حتیٰ

کہ مفتی وقار الدین قادری رَضَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

کو رَجَبُ الْمُرَجَب 1404ھ بمطابق اپریل 1984ء اپنے گھر سمن آباد گلبرگ

ٹاؤن باب المدینہ کراچی میں اپنی خلافت و اجازت سے بھی نوازا۔^۱ مشہور ہے

کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مفتی وقار الدین علیہ رحمۃ اللہ المسین کے دُنیا بھر میں

واحد خلیفہ ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

دینہ

۱: امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ دامت فیوضہم سے خلافت

حاصل ہے مثلاً شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ الولی، حضرت

مولانا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی اور جانشین سیدی قطب مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمن اشرفی

علیہ رحمۃ اللہ الولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید و اجازات سے نوازا ہے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا کتاب گھر

اپنے ذوقِ مطالعہ کی تسکین اور تحریری کام کے لئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے کتاب گھر (یعنی کتب خانہ) بھی بنایا۔ جس کی کتابوں میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا گیا اور آج علمِ قرآن و حدیث، عقائد، فقہ اور تصوف کے درجنوں موضوعات پر سینکڑوں کتب و رسائل آپ کے کتاب گھر کی زینت ہیں جن میں ترجمہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، فتاویٰ رضویہ شریف، بہارِ شریعت اور احیاء العلوم سرفہرست ہیں۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا اندازِ مطالعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اوراقِ پلٹنے، صفحات گننے اور اس میں لکھی ہوئی سیاہ لکیروں پر نظر ڈال کر گزر جانے کا نام مطالعہ نہیں۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے کتابوں کو محض جمع نہیں کیا بلکہ مسلسل مطالعہ، غور و فکر اور عملی کوششیں آپ کے کردارِ عظیم کا حصہ ہیں۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کس طرح مطالعہ فرماتے ہیں اس کا اندازہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مطالعہ کے مدنی پھولوں سے کیا جاسکتا ہے:

حدیثِ پاک: ”الْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ“ کے
اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے دینی
مطالعہ کرنے کے 18 مَدَنی پھول

{ از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ }

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور حصولِ ثواب کی نیت سے مطالعہ کیجئے۔

(2) مطالعہ شروع کرنے سے قبل حمد و صلوة پڑھنے کی عادت بنائیے، فرمانِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جس نیک کام سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر دُرُود نہ

پڑھا گیا اس میں بَرَکت نہیں ہوتی۔ (کنز العمال ج ۱، ص ۲۷۹، حدیث ۲۵۰۷) نہ کم از

کم بسم اللہ شریف تو پڑھ ہی لیجئے کہ ہر صاحبِ شان کام کرنے سے پہلے بسم اللہ

پڑھنی چاہیے۔ (ایضاً، ص ۲۷۷ حدیث ۲۴۸۷)

(3) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر

مشمول رسالے، ”جنات کا بادشاہ“ کے صفحہ 23 پر ہے: قبلہ رو بیٹھئے کہ اس

کی بَرَکتیں بے شمار ہیں چنانچہ حضرت سیدنا امام بُرہان الدین ابراہیم زَرَنُوجی

از: اس رسالے کے شروع میں دی ہوئی حمد و صلوة پڑھ لی جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں

حدیثوں پر عمل ہو جائیگا۔

علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: دو طلبہ علم دین حاصل کرنے کیلئے پردیس گئے، دو سال تک دونوں ہم سبق رہے، جب وطن لوٹے تو ان میں ایک فقیہ (یعنی زبردست عالم) بن چکے تھے جبکہ دوسرا علم و کمال سے خالی ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے علمائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ السّلام نے اِس اَمْر پر خوب غور و خوض کیا، دونوں کے حصولِ علم کے طریقہ کار، اندازِ تکرار اور بیٹھنے کے اطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات جو کہ نمایاں طور پر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو فقیہ بن کے پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ سبق یاد کرتے وقت قبلہ رُو بیٹھا کرتے تھے جبکہ دوسرا جو کہ گورے کا گورا پلٹا تھا وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنے کا عادی تھا، چنانچہ تمام علماء و فقہاء کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ السّلام اِس بات پر متفق ہوئے کہ یہ خوش نصیب استقبالِ قبلہ (یعنی قبلہ کی طرف رُخ کرنے) کے اہتمام کی بَرَکت سے فقیہ بنے کیوں کہ بیٹھتے وقت کَعْبَةُ اللّٰہِ شریف کی سمت مُنہ رکھنا سنت ہے۔ (تعلیم المتعلّم طریق التعلّم ص ۶۷)

(4) صُبح کے وقت مطالعہ کرنا بہت مُفید ہے کیونکہ عُمومًا اِس وقت نیند کا غلبہ نہیں ہوتا اور ذہن زیادہ کام کرتا ہے۔

(5) شور و غل سے دُور پُر سکون جگہ پر بیٹھ کر مطالعہ کیجئے۔

(6) اگر جلد بازی یا ٹینشن (یعنی پریشانی) کی حالت میں پڑھیں گے مثلاً کوئی آپ

کو پُکار رہا ہے اور آپ پڑھے جارہے ہیں، یا استنجاء کی حاجت ہے اور آپ مسلسل

مُطالعہ کئے جارہے ہیں، ایسے وقت میں آپ کا ذہن کام نہیں کرے گا اور غلط فہمی کا

امکان بڑھ جائے گا۔

(7) کسی بھی ایسے انداز پر جس سے آنکھوں پر زور پڑے مثلاً بہت مدھم یا زیادہ تیز

روشنی میں یا چلتے چلتے یا چلتی گاڑی میں یا لیٹے لیٹے یا کتاب پر جھک کر مُطالعہ کرنا

آنکھوں کے لیے مُضر (یعنی نقصان دہ) ہے۔

(8) کوشش کیجئے کہ روشنی اوپر کی جانب سے آرہی ہو، پچھلی طرف سے آنے میں بھی

حرج نہیں مگر سامنے سے آنا آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

(9) مُطالعہ کرتے وقت ذہن حاضر اور طبیعت تروتازہ ہونی چاہئے۔

(10) وقتِ مُطالعہ ضرورتاً قلم ہاتھ میں رکھنا چاہئے کہ جہاں آپ کو کوئی بات پسند

آئے یا کوئی ایسا جملہ یا مسئلہ جس کی آپ کو بعد میں ضرورت پڑ سکتی ہو، ذاتی کتاب

ہونے کی صورت میں اسے انڈر لائن کر سکیں۔

(11) کتاب کے شروع میں عموماً دو ایک خالی کاغذ ہوتے ہیں، اس پر

یادداشت لکھتے رہے یعنی اشارۃً چند الفاظ لکھ کر اس کے سامنے صفحہ نمبر لکھ لیجئے۔

الحمد لله عزوجل مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ اکثر کتابوں کے شروع میں یادداشت کے صفحات لگائے جاتے ہیں۔

(12) مشکل الفاظ پر بھی نشانات لگا لیجئے اور کسی جاننے والے سے دریافت کر لیجئے۔

(13) صرف آنکھوں سے نہیں زبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔

(14) تھوڑی تھوڑی دیر بعد آنکھوں اور گردن کی ورزش کر لیجئے کیونکہ کافی دیر تک مسلسل ایک ہی جگہ دیکھتے رہنے سے آنکھیں تھک جاتیں اور بعض اوقات گردن بھی دُکھ جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھوں کو دائیں بائیں، اوپر نیچے گھمائیے۔ اسی طرح گردن کو بھی آہستہ آہستہ حرکت دیجئے۔

(15) اسی طرح کچھ دیر مطالعہ کر کے دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیجئے اور جب آنکھوں وغیرہ کو کچھ آرام مل جائے تو پھر مطالعہ شروع کر دیجئے۔

(16) ایک بار کے مطالعہ سے سارا مضمون یاد رہ جانا بہت دُشوار ہے کہ فی زمانہ ہاضمے بھی کمزور اور حافظے بھی کمزور! لہذا دینی کتب و رسائل کا بار بار مطالعہ کیجئے۔

(17) مقولہ ہے: السَّبْقُ حَرْفٌ وَ التَّكَرُّارُ اَلْفٌ یعنی سبق ایک حرف ہو اور

تکرار (یعنی دہرائی) ایک ہزار بار ہونی چاہئے۔

(18) جو بھلائی کی باتیں پڑھی ہیں ثواب کی نیت سے دوسروں کو بتاتے رہئے،

اس طرح ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو یاد ہو جائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شوقِ مطالعہ

امیرِ اہلسنت امت برکاتہم العالیہ کے شوقِ مطالعہ کا یہ عالم ہے کہ آپ اس قدر

منہمک ہو کر مطالعہ فرماتے ہیں کہ بارہا ایسا ہوا کہ کتاب گھر کے اسلامی بھائیوں

میں سے کوئی اسلامی بھائی کسی مسئلے کے حل کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر

ہوئے لیکن مطالعے میں مصروف ہونے کی بناء پر آپ کو اس کی آمد کی خبر نہ ہوئی اور

کچھ دیر بعد اتفاقاً نگاہ اٹھائی تو اس اسلامی بھائی نے اپنا مسئلہ عرض کیا۔ آپ نہ صرف

خود مطالعے کا شوق رکھتے ہیں بلکہ اپنے مُریدین و مُتَوَسِّلین اور مُحِبِّین کو بھی دینی

کُتُب بالخصوص فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت، تمہیدُ الایمان، منہاجُ العابدین اور احیاء

العلوم وغیرہ کے مطالعہ کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔

مَدَنی انعامات اور مُطالعہ

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی انعامات“ بصورتِ سوالات مُرتب کیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طلبہٴ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدَنی مُنوں اور مَدَنی مُنیوں کیلئے 40 جبکہ خُصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مَدَنی انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہٴ مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ کرتے ہوئے“، یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی انعامات کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی انعامات کو اخلاص کے ساتھ اپنالینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ان مَدَنی انعامات میں بھی آپ نے مطالعہ کے حوالے سے کئی سوالات تحریر فرمائے ہیں، مثلاً

اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مَدَنی انعامات میں یہ سوال بھی شامل ہیں:

(14) کیا آج آپ نے ۱۲ مَنٹ کسی سُنَّتی عالم کی اسلامی کتاب اور فیضان

سنت کے ترتیب وار کم از کم چار صَفَحَات (درس کے علاوہ) پڑھ یا سُن لئے؟

(68) کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْوَالِیِّ کی

آخری تصنیف مِنْہَا جُ الْعَابِدِیْنَ سے توبہ، اخلاص، تقویٰ، خوفِ درجاء، عَجَب

وریا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

(69) کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک مرتبہ بہارِ شریعت حصہ ۹ سے مرتد کا

بیان، حصہ ۲ سے نجاستوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے خرید

وفروخت کا بیان، والدین کے حُقوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ ۷ سے

محرمات کا بیان اور حُقوقِ الزَّوْجِیْن حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا

بیان، ظہار کا بیان اور طلاقِ کِنایہ کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

(71) کیا آپ نے اَعْلٰی حَضْرَتِ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ کی کُتُب تَمْهِیْدُ

الْاِیْمَانِ اور حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ نِزْ نِصَابِ شَرِیْعَتِ پڑھ یا سُن لی ہیں؟

(72) کیا آپ نے بہارِ شریعت یَرْسَائِلِ عَطَارِیہ حصہ اوّل سے پڑھ

یاسن کراپنے وُضُو، غُسل اور نماز دُرُست کر کے کسی سنی عالم یا ذمّہ دار مبلغ کو سنا دیئے ہیں؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ نہ صرف وقتِ مطالعہ بلکہ دیگر اوقات میں بھی دینی کُتُب کا بہت زیادہ اَدَب و احترام کرتے ہیں، ایسی ہی تین حکایات ملاحظہ کیجئے:

”اَدَب“ کے تین حروف کی نسبت سے 3 حکایات

{ 1 } دینی کتاب کا اَدَب

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 8

سَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427ھ، یکم اکتوبر 2006ء بروز بدھ اشراق وچاشت کے

نوافل کی ادائیگی کے بعد امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی نظر ایک دینی کتاب پر

پڑی جس پر کسی نے ”واستو“ (whito، لفظ مٹانے والا قلم) رکھ دیا تھا۔ آپ نے بڑھ کر

واستو اُس کتاب پر سے ہٹاتے ہوئے اس طرح ارشاد فرمایا: ”دینی کتاب پر کسی شے کا رکھنا

اَدَب کے خلاف ہے، اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے، ورنہ جو اس طرف توجہ

نہیں دیتا ہے اس کی بے احتیاطیاں بڑھ جاتی ہیں۔“ پھر فرمانے لگے: ”دعوتِ اسلامی کے قیام سے پہلے کی بات ہے، کم و بیش 27 سال قبل میں ایک صاحب سے ملاقات کے لئے پہنچا، دورانِ گفتگو انہوں نے ہاتھ میں لی ہوئی احادیثِ مبارکہ کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کو اس طرح اُوپر سے میز پر ڈالا کہ اچھی خاصی ”دھمک“ پیدا ہوئی۔ مجھے اس بات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آج کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو اس ”دھمک“ کا صدمہ محسوس ہوتا ہے۔“ اس سے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی کُتب سے محبت اور اَدَب و احترام کا اندازہ ہوتا ہے۔

{ 2 } کپڑا ہٹا دیا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ 1420ھ میں مجھے ’چل مدینہ‘ یعنی امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک روز مکہ مکرّمہ رَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں جہاں ہمارا قیام تھا بعدِ اشراق و چاشت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اچانک اُٹھے اور سامنے رکھی ایک دینی کتاب جس پر برابر رکھی چادر کا کونا ڈھلک آیا تھا اُسے ہٹایا اور کتاب اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی، سر پر رکھی اور چوم کر اَدَب سے اُسی جگہ واپس رکھ دی۔ شرکائے قافلہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے آدب و عملی ترغیب کے اس دلنشین انداز سے بے حد متاثر ہوئے اور نیت کی آئندہ ہم بھی دینی کتابوں کے آداب کا خیال رکھیں گے۔

{ 3 } آدب کا انوکھا تقاضا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 4 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427ھ، نومبر

2006ء بروز ہفتہ میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آستانے پر بیٹھا کچھ لکھ رہا

تھا، ضرورت کے تحت اٹھا تو اس نیت کے ساتھ تحریری صفحات پر قفلِ مدینہ عینک

اور ”دو قلم“ رکھ دیئے کہ صفحات نہ اڑیں۔ اتنے میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

تشریف لے آئے، آپ نے جب تحریری صفحات پر قفلِ مدینہ عینک اور ”دو قلم“

رکھے دیکھے تو صفحات پر سے دونوں قلم ہٹاتے ہوئے فرمانے لگے اگر آپ نے یہ اس

نیت سے رکھے کہ صفحات نہ اڑیں تو ایک عینک ہی کافی ہے، دونوں قلم بغیر

ضرورت محسوس ہو رہے ہیں لہذا آدب کا تقاضا یہی ہے کہ قلم ہٹا دیئے جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دینی مسائل پر امیرِ اہلسنت کا عبور

شوقِ مطالعہ، غور و فکر اور جید علماء کرام سے تحقیق و تدقیق کی وجہ سے

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو مسائلِ شریعہ کی کافی معلومات ہیں۔ آپ کی تحریر

کردہ کُتب مثلاً ”فیضانِ سنت“، ”نماز کے احکام“، ”اسلامی بہنوں کی نماز“،

”چندے کے بارے میں سوال جواب“، ”رفیقِ الحرمین“، ”رفیقِ المعتمرین“ نیز

کفریہ کلمات اور پردہ وغیرہ کے موضوعات پر آپ کی تالیفات، تَفَقُّہ فی الدِّین میں

آپ کے اعلیٰ مقام کا پتا دیتی ہیں۔ خلیفہِ محدثِ اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد اشفاق صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں: آپ (یعنی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم

العالیہ) نے اگرچہ فارغ التحصیل ہونے کی حد تک کسی مدرسہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل

نہیں کی، مگر ذمہ داری کا کمال احساس فرماتے ہوئے کثرتِ مطالعہ، بحث و تمحیص

اور اکابر علماء کرام سے تحقیق و تدقیق کے ذریعہ سے مسائلِ شرعیہ پر عبور حاصل کر لیا

ہے۔ امامِ اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتب کا مطالعہ، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت

کے علمی فیضان کا ذریعہ ہے۔ ان کے مسلک پر تَصَلُّب (یعنی مضبوطی)، شریعتِ مطہرہ کی

پابندی، روحانی عروج کا سبب ہے۔ حج و عمرہ کے مسائل پر آپ کی تحریر کردہ کتاب

”رَفِیقُ الْحَرَمِینِ“ اور ”رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِینِ“ فقہ میں آپ کی تحقیق و تدقیق کی غماز ہیں، اصلاح و تربیت کے لئے قولِ حسن اور مثالی صلاحیت پر ”فیضانِ سنت“ شاہدِ عدل ہے، علمِ دین سے غایتِ درجہ کا شغف، باعمل علمائے کرام کے احترام اور مدارسِ دینیہ سے لگاؤ کا موجب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی **وُسْعَتِ علمی**

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی وُسْعَتِ علمی دیکھنی ہو تو سوالات و جوابات کے وہ اجتماعات سُن اور دیکھ لیجئے جو وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہتے ہیں جنہیں ”مدنی مذاکرات“ کا نام دیا گیا ہے۔ ان میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مختلف موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، فقہ و طب، تاریخ و آثار، اوراد و وظائف، گھریلو و معاشرتی مسائل نیز تنظیمی مشکلات سے متعلق پوچھے گئے سینکڑوں سوالات کے جوابات ارشاد فرما چکے ہیں۔ یہ مدنی مذاکرے مکتبۃ المدینہ کے ذریعے کیسٹ و رسائل اور سی ڈیز کی صورت میں منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں۔ علم کا سمندر ہونے کے باوجود آپ دامت برکاتہم العالیہ

آغاز میں شرکائے مدنی مذاکرہ سے کچھ اس طرح عاجزی بھرے الفاظ ارشاد فرماتے ہیں: ”آپ سوالات کیجئے، یاد رہے کہ ہر سوال کا جواب وہ بھی بالصواب (یعنی دُرست) دے پاؤں، ضروری نہیں، معلوم ہوا تو عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر مجھے بھول کر تپائیں تو فوراً میری اصلاح فرما دیجئے، مجھے اپنے موقف پر بے جاڑتا ہوا نہیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شکریہ کے ساتھ رجوع کرتا ہوا پائیں گے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسائلِ تصوّف

مسائلِ تصوّف و اخلاق میں بھی آپ مضبوط گرفت رکھتے ہیں۔ تصوّف کی کتب اکثر آپ کے زیرِ مطالعہ رہتی ہیں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ مُنَجِّیَاتٌ مَثَلًا صَبْرٌ، شُکْرٌ، تَوَكُّلٌ، قَنَاعَتٌ اور خُوفٌ و رَجَاٌ وغیرہ کی تعریفات وغیرہ اور مہلکات مثلاً جھوٹ، غیبت، بغض، کینہ اور غفلت وغیرہ کے اسباب و علاج آسان و سہل طریقے سے بیان کرنا آپ کا امتیازی وصف ہے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ **کی علمی گفتگو**

عموماً آپ کی گفتگو بالکل سادہ عام فہم اور واضح ہوتی ہے کہ ہر سننے والا سمجھ

لیتا ہے لیکن کبھی کبھار ”کَلِمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ“ (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو) کے تحت مجلسِ علماء میں خالص علمی و فقہی انداز میں بھی گفتگو فرماتے ہیں۔ ایک عالم صاحب کا بیان ہے کہ قبلہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے ہوئے جب مرکزِ الاولیاء (لاہور) تشریف لائے تو آپ نے اہلسنت کی مشہور درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ اس وقت میں دورہ حدیث شریف کا طالب العلم تھا۔ جب امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمارے درجے میں آئے تو اس وقت مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی درسِ حدیث دے رہے تھے۔ مفتی صاحب نے اتنی شفقت کا مظاہرہ کیا کہ کھڑے ہو کر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا استقبال کیا، آپ کو اپنے ہمراہ اپنی مسند پر بٹھایا اور طلبہ کو نصیحت کرنے کا فرمایا۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے مختصر وقت میں ایسا علمی، ادبی اور فقہی بیان فرمایا کہ نہ صرف طلبہ بلکہ خود مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے حد متاثر ہوئے اور گاہے بگاہے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا ذکر خیر فرماتے رہتے۔

مسائل پر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی گہری نظر

حضرت علامہ مولانا عبدالحمید نعمانی قادری مدظلہ العالی (چریا کوٹ ضلع مٹو ہند)

نے اپنے ایک انٹرویو میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں اپنے

تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: ”بہت سے درسِ نظامی کی تکمیل کرنے اور

سند حاصل کرنے والوں سے ان (یعنی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ) کا علم بڑھا ہوا

ہے۔ ان کا مطالعہ بڑا وسیع ہے، مسائل پر بھی بڑی گہری نظر رکھتے ہیں

۔ علمائے کرام سے برابر اشتغاب بھی کرتے رہتے ہیں۔ جو سنت انہیں معلوم

ہو جاتی ہے اور شریعت کا جو بھی مسئلہ ان کے علم میں آ جاتا ہے ان پر وہ سختی سے عمل

کرتے ہیں اور اپنے متعلقین کو بھی عمل کی تلقین کرتے ہیں۔ مولانا محمد الیاس

قادری (دامت برکاتہم العالیہ) اپنے علم و عمل، تقویٰ اور جدوجہد کی بنیاد پر عالمی پیمانے کا

دینی کام کر رہے ہیں۔“ (ماہنامہ جام نور، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ص ۳۷)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کی تصانیف کا مطالعہ

معروف عالمِ دین مفتی محمد ابراہیم قادری مدظلہ العالی (شیخ الحدیث دارالعلوم غوثیہ

رضویہ سکھر) لکھتے ہیں: ”آپ مسائلِ دینیہ میں نظرِ عمیق رکھتے ہیں اور اس کی

وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی تصانیف کا جو علوم و معارف کا خزانہ اور فقہ کی وادی میں قدم رکھنے والوں کے لیے خضرِ راہ کا کام دیتی ہے گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عالم نیت

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد 5 صفحہ 673 پر مسجد میں جانے کی ”40 نیتیں“ بیان فرمانے سے قبل یہ حدیثِ پاک نقل فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے“ (المعجم الکبیر للطبرانی)

الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵) پھر لکھا: ”اور بے شک جو علم نیت جانتا ہے (یعنی عالم نیت ہو) ایک ایک فعل میں اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلاً جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہ ہی قصد ہے کہ نماز پڑھوں گا تو بے شک اس کا چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے اور دوسرے پر گناہ مچو کریں گے۔ مگر ”عالم نیت“ اس ایک ہی فعل میں اتنی (یعنی 40) نیتیں کر سکتا ہے۔“

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عِلْمِ نِیَّتِ میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتُہم العالیہ کی مہارت کا عالم یہ ہے کہ ”فیضانِ نیت“ کے نام سے ایک کتاب لکھنے کا آغاز کر دیا ہے، جبکہ فی زمانہ اس جانب کسی اور کی توجہ نظر نہیں آتی۔ قبلہ شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتُہم العالیہ کی مرتب کردہ نیتوں کے مطالعے سے آپ دامت برکاتُہم العالیہ کی زبردست علمی مہارت کا اندازہ ہونے کے ساتھ آپ کی مدنی سوچ سے بھی آگاہی ہوگی اور آپ کے روزمرہ معمولات میں سنتوں کا اہتمام، نیکیوں سے اُلفت اور تقویٰ و پرہیزگاری سے مہکتی مہکاتی احتیاطیں سلفِ صالحین کی یاد دلائے گی۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتُہم العالیہ کی مُرتَّب کردہ نیتوں کی فہرست

(1) مدنی قافلے میں سفر کرنے کی 72 نیتیں

(2) خوشبو لگانے کی 47 نیتیں

(3) کھانا کھانے کی 40 نیتیں

دینہ

۱۔ ایک اسلامی بھائی نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتُہم العالیہ کے سامنے اس کتاب کا تذکرہ کیا تو فرمایا ”فیضانِ نیت“ لکھنے کی بظاہر صورت مشکل نظر آتی ہے، ادھورا کام کافی رکھا ہوا ہے اور عمر کا یہ زمانہ لبریز ہوتا نظر آ رہا ہے۔“ اللہ تعالیٰ امیرِ اہلسنت دامت برکاتُہم العالیہ کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں دے اور انہیں یہ کتاب جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین سجادہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(4) پانی پینے کی 15 نیتیں

(5) چائے پینے کی 6 نیتیں

(6) اعتکاف کی 72 نیتیں

(7) گھر سے نکلتے وقت کی 63 نیتیں

(8) جشنِ ولادت منانے کی 18 نیتیں

(9) طالبِ علم کے پڑھنے کی 53 نیتیں

(10) اُستاذ کے پڑھانے کی 53 نیتیں

(11) نکاح کی 9 نیتیں

(12) اولاد کو نیک بنانے کے بارے میں 19 نیتیں

(13) استنجاخانے میں جانے کی 42 نیتیں

(14) اپنے پاس فون رکھنے کی 30 نیتیں

(15) فون ملانے یا وُصول کرنے کی 19 نیتیں

ان کے علاوہ مختلف کتب و رسائل پڑھنے کی الگ الگ نیتیں بھی آپ نے

مرتب فرمائی ہیں جو ان کتب و رسائل (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کے شروع میں دیکھی

جاسکتی ہیں مثلاً فیضانِ سنت (جلد اول)، گھریلو علاج، مدنی پنج سورہ، بہارِ شریعت،

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرھا

(اچھی اچھی بیٹیوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا منفر دستوں بھرا بیان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق مرتب کردہ دیگر کارڈیا پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے طلب فرمائیے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترغیب کا مدنی انداز

ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ نے چائے پینے کے بعد کپ میں پانی ڈال کر ہلایا اور اس پانی کو کچھ دیر منہ میں رکھنے کے بعد نگل لیا اور خالی کپ کو دیوار کیساتھ رکھ کر فرمایا میں نے (چائے پینے کی 6 نیتوں کے علاوہ) ”مزید 3 بیٹیاں“ کی ہیں، ایک یہ کہ نہ جانے رِثَق کے کس ذرے میں برکت ہو اس کے حُصول کی نیت سے کپ میں پانی ڈال کر پی لیا پھر پانی منہ میں کچھ دیر اس لئے رکھا تا کہ دانتوں سے چائے کا اثر نکل جائے، جراثیم کی افزائش نہ ہو اور صحت قائم رہے تاکہ دین کی خدمت ہو سکے۔ کپ دیوار کے قریب رکھنے میں نیت یہ تھی کہ کسی مسلمان کو ٹھوکر نہ لگے۔ پھر ضرورتاً

اٹھنا ہوا تو آپ دامت برکاتہم العالیہ نے کپ اٹھایا اور باورچی خانے کی طرف بڑھتے ہوئے فرمایا، دو تہتیں اور کی ہیں، ایک یہ کہ کوئی اور اسلامی بھائی یہ کپ اٹھا کر رکھے گا اسکو مشقت سے بچانے کی نیت اور دوسرا آپ کو ترغیب ملے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دُعا: یاربِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ہمیں امیرِ اہلسنت دامت

برکاتہم العالیہ کی پیروی میں خوشی و غم میں احکامِ شریعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہماری بے

حساب مغفرت فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں

استقامت عطا فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ!

عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بخشش فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

خر بوزہ کو دیکھ کر خر بوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ و جَلَّوَجَلَّ علیہ والہ وسلم کی مہربانی سے بے وقعت و پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اجل کو لَبَّیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ فیضانِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پانے کے لئے آپ بھی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی فیضانِ سنت یا امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُتب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی کیسٹ سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بین الاقوامی اجتماعات میں شرکت یا مَدَنی قافلوں میں سفر یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سچ گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر صحت ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت کَلِمَہ طَیبَہ نصیب ہوا یا اچھی حالت میں رُوح قبض ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں خواب میں دیکھا، بھارت وغیرہ ہوئی یا تعویذاتِ عطاریہ کے ذریعے آفات و بلیات سے نجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمائیے ”محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی (باب المدینہ) کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، ”شعبہ امیرِ اہلسنت (ذات بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ) مجلس المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“۔“

نام مع ولدیت: _____ عمر _____ رکن سے مرید یا طالب

ہیں۔۔۔۔۔ خط ملنے کا پتا

فون نمبر (مع کوڈ): _____ ای میل ایڈریس _____

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: _____ سنئے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ

مہینہ / سال: _____ کتنے دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا: _____ موجودہ

تنظیمی ذمہ داری _____ مُتَدَرِجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں

برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی

وغیرہ اور امیرِ اہلسنت و اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات و کرامات

کے ”ایمان افروز واقعات“ مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقتِ امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ دُورِ حاضریٰ وہ یگانہ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کے احکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لیبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مطابق پُر سکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیِ مسلم کے مُقَدَّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائطِ پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقتِ امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کے فُیوض و بَرَکات سے مُسْتَفِید ہونے کے لئے ان سے بیعت ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر عالمی مَدَنی مرکزِ فیضانِ مَدِیْنۃِ سُوْدَا گرانِ پُرانی سبزی منڈی باب المَدِیْنۃ (کراچی) ”مکتبِ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطارِیہ“ کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہِ قادریہ ضویہ عطارِیہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (ہٹا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

۱۔ نام و پتہ بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ۲۔ ایڈریس میں حُرَمِ یاسر پرست کا نام ضرور لکھیں۔ ۳۔ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور ارسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	کامل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کر لیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔